ولا تلبسوا الحق (القرآن)

حدیث

اور أهلِ تقلید

بجواب

حدیث اور اہل حدیث

جلد اوّل

مؤلفہ

أبو صهیب محمد داؤد ارشد

مکتبہ اہل حدیث

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

حدیث اور اہل تقلید

بجواب

حدیث اور اہل حدیث

جلد اوّل

مؤلف

ابو صہیب محمد داؤد ارشد

ناشر

مکتبہ اہل حدیث

امین پور بازار فیصل آباد

Ph:041-2624007

واحد تقسیم کار

صہیب اکیڈمی

کوٹلی ورکاں نزد نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ



نام کتاب ---------- حدیث اور اہل تقلید بجواب حدیث اور اہل حدیث

تالیف ---------- ابو صہیب محمد داؤد ارشد

تعداد ---------- 1100

ناشر ---------- مکتبة اهل حدیث

قیمت ---------- -/ روپے

گھر میں مہمان کے مدارات کے لے موجود نہ تھی، آپ مچھلی بھون کر دستر خوان میں رکھ کر شاہ صاحب کی خدمت میں لائے، شاہ صاحب نے مسکرا کر فرمایا، کیا زندہ مچھلیاں بھی کبھی کھائی جاتیں ہیں؟ حافظ صاحب نے دستر خوان اٹھایا تو مچھلی واقعی زندہ تھی بس اب یہ کہنا تھا کہ درویش کی کہی ہوئی بات یاد آ گئی اور آپ بیعت کے لئے دوزانوں ہو کر شاہ صاحب کی خدمت میں بیٹھ گئے، شاہ صاحب نے آپ کو بلا کسی تامل کے بیعت فرمالیا،

(مردمومن ص ۱۳ مصنف عبد الحمید خان تذکرہ اولیاء دیوبند ص ۱۵۷)۔

جہنم میں جلتا ہوا دیکھانے کی قدرت:

۱۹۲۶ء لغایت ۱۹۳۵ھ میں ریاست بہاولپور کی عدالت میں مسلمانوں اورمرزائیوں کے درمیان حق و باطل کا معرکہ برپا تھا، فریقین کی طرف سے اپنے اپنے علماء عدالت میں گواہی کے لئے حاضر ہوئے، مقلد مولوی محمد انور شاہ کاشمیری کی بھی گواہی تھی، اگلی باتمقلد مولوی محمد منظور چنیوٹی کی زبانی ملاحظہ فرمایئے فرماتے ہیں، پچھلی صدی میں علامہ سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ جیسی نابالغہ روزگار ہستی علماء اسلام میں کوئی پیدا نہیں ہوئی۔ ہر دو فریق نے اپنی اپنی علمی بساط کے مطابق کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی، اپنا پورا زور لگادیا اور ہم نے اپنے اساتذہ سے سنا ہے کہ حضرت شاہ صاحب کا بیان اور اس پر قادیانی وکلاء کی جرح جب ختم ہوئی، تو حضرت شاہ صاحب نے جلال الدین شمس قادیانی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جلال الدین اگر اب بھی تمہیں قادیانی کے کفر میں شک ہو تو آؤ میں تمہیں اسے جہنم میں جلتا ہوا دکھاؤں! جلال الدین قادیانی نے جلدی سے ہاتھ چھڑالیا اور کہا کہ اگر آپ اسے (مرزا کو) جہنم میں جلتا ہوا دکھا بھی دیں تو میں کہوں گا کہ یہ کوئی استدراج (شعبدہ) ہے، میں پھر بھی نہیں مانوں گا ہمارے استاد فرمایا کرتے تھے، کہ جلال الدین قادیانی بدنصیب تھا اگر وہ ہاں کر دیتا تو حضرت شاہ صاحب پر اس وقت ایسی کیفیت طاری تھی کہ وہ اسے حالت کشف میں جہنم میں جلتا ہوا دکھا بھی دیتے۔

(روداد مقدمہ مرزائیہ بھاولپور،زیر عنوان عرض مزید ص ۵۵ ج۱)۔

انکار ختم نبوت:

مقلد مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی فرماتے ہیں کہ

اول معنی خاتم النبین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو، سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب سے آخری نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ (تحذیر الناس ص ۵ طبع دار الاشاعت کراچی ۱۹۷۶ھ)۔

اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو تو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ (تحزیر الناس ص ۱۸)۔

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحزیر الناس ص ۳۴)۔

ملا علی القاری حنفی فرماتے ہیں۔ (اذا المعنی انه لا یاتی نبی بعده ینسخ ملته)۔
یعنی خاتم النبین کے یہ معنی ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا، جو آپ علیہ السلام کی ملت (دین) کو منسوخ کر دے گا۔ (موضوعات کبیر ص ۱۰۰)۔

ان عبارات اکابر دیوبند سے ثابت ہوا کہ خاتم النبی کا معنی نبیوں کا آخری نہیں اور یہ کہ تاخر زمانہ میں کوئی فضیلت نہیں۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے انبیاء پر چھ چیزوں کی وجہ سے فضیلت ہے، ان میں ایک وختم بی النبیون، نبوت مجھ پر ختم ہوگئی۔
(مسلم ص ۱۹۹ ج ۱، ابو عوانه ص ۳۹۵ ج ۱)۔

اور خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہی ہے، علامہ ابن منظور افریقی فرماتے ہیں کہ
وختام القوم وخاتمهم آخرهم، عن اللحیانی، ومحمد ﷺ خاتم الانبیاء علیه وعلیهم السلام التهذیب والخاتم والخاتم من اسماء النبی ﷺ وفی التنزیل ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسو ل الله وخاتم النبین، ای آخرهم۔
یعنی ختام القوم اور خاتم القوم (بالکسر) اور خاتم القوم، (بالفتح) ہر سہ کے معنی ہیں قوم کا آخری شخص اور تہذیب میں ہے کہ محمد ﷺ انبیاء کے خاتم ہیں اور خاتم (بالکسر) اور خاتم (بالفتح) ہر دو نبی علیہ السلام کے نام ہیں اور قرآن شریف میں ہے۔ وما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین، کے معنی ہیں آخری نبی۔ (لسان العرب ص ١٦٤ ج ١٢)۔

اس خالص حق وصواب معنی کے برعکس قاری محمد طیب دیوبندی فرماتے ہیں کہ حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخشی بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آ گیا نبی ہوگیا، (آفتاب نبوت ص ۸۲ طبع ادراہ اسلامیات کراچی ۱۹۸۰ھ)۔

غور کریں کہ قرآن مجید کے لفظ خاتم النبیین کا معنی آئمہ لغت آخری نبی کرتے ہیں۔ مگر دیوبندیوں کے حکیم الاسلام اس کا معنی نبوت بخشی کرتے ہیں یہ معنی جس قدر باطل وفضول ہے، وہ صاحب علم دوستوں سے پوشیدہ نہیں، معلوم یوں ہوتا ہے کہ حکیم الاسلام خود بیمار ہیں قادیانیت جیسی موذی مرض میں مبتلا تھے'' یہ بات ملحوظ رہے کہ خاتم النبیین کا معنی ''نبوت بخشی'' کرنا جہاں پوری امت مرحومہ کے خلاف ہے وہاں ہی مرزائیت کی موافقت وتائید ہے، مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ آنحضرت ﷺ

کو صاحب خاتم بنایا، یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی، اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا، یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔

(حقیقه الوحی ص۹۷ و روحانی خزائن ص۱۰۰ ج۲۲)۔

مرزا محمود لکھتا ہے۔ پھر و خاتم النبیین فرما کر پہلے مضمون پر اور ترقی کی کہ نہ صرف بہت سے مومن اس کی اولاد میں ہوں گے، بلکہ یہ نبیوں کی بھی مہر ہے اس کی مہر سے انسان نبوت کے مقام پر پہنچ سکے گا۔ (دعوت الامیر ص۳٦ وانوار العلوم ص٣٦٤ ج۷ یعنی مجموعه کتب مرزا محمود)۔

رسول اللہ ﷺ کی گستاخیاں:

مقلد خلیل احمد سہارنپوری لکھتا ہے

غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (براهین قاطعه ص۵۵)

مقلد مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے۔

آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی ہے۔ (حفظ الایمان ص ۸)۔

مقلد مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے

لفظ رحمۃ العالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیه ص۲۱۸)۔

ان تینوں عبارات کی توضیح و تشریح کے لئے تحفہ حنفیہ ص۳۱۸ کی مراجعت کرلیں ان شاء اللہ آپ کے لئے مفید رہے گی۔

مقلد ماسٹر امین اوکاڑوی لکھتا ہے۔ آپ ﷺ نماز پڑھتے رہے اور کتیا سامنے کھیلتی رہی اور ساتھ گدھی بھی تھی دونوں کی شرمگاہوں پر بھی نظر پڑتی رہی۔

(غیر مقلدین کی غیر مستند نماز ص۴۳ و مجموعه رسائل ص۳۵۰ ج۳)۔

یہ بات حدیث کی کسی کتاب میں معتبر اسناد سے تو کجا کسی ضعیف سے ضعیف روایت میں بھی موجود

نہیں کہ حالت نماز میں نبی ﷺ کتیا اور گدھی کی شرمگاہوں کو دیکھتے رہے۔ جو رسول اللہ ﷺ کی سخت توہین ہے۔ مقلد ابو بلال محمد اسماعیل جھنگوی دیو بندی نے لکھا ہے۔

نماز میں اقعاء خود رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے:

(ترمذی ص۳۸ ج۱، ابو داؤد ص۱۲۳ ج۱) لیکن (مسلم ص۱۹۵ ج۱)۔

پر اسے عقبۃ الشیطان کہا گیا ہے۔ دیکھیں اپنے کیئے ہوئے فعل کو عقبہ شیطان کہا جارہا ہے۔

(تحفہ اہل حدیث ص۱۲۱ ج۲)۔

حالانکہ جس اقعاء کو عقبہ شیطان کہا گیا ہے وہ اور ہے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت نہیں دیکھئے۔ (شرح صحیح مسلم للنووی ص۱۹۵، ۲۰۲ ج ۱)۔

لہٰذا جھنگوی کا مذکورہ قول نبی رحمت ﷺ کی گستاخی ہے۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض اوقات سری نمازوں میں ایک دو آیتیں جہراً پڑھ دیتے تھے اس کے بارے مقلد مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے کہ میرے نزدیک اصل وجہ یہ ہے کہ آپ پر ذوق کی حالت غالب تھی جس میں یہ جہر واقع ہوجاتا تھا اور جب آدمی پر غلبہ ہوتا ہے تو پھر اس کو خبر نہیں رہتی کہ کیا کررہا ہے۔ (تقریر ترمذی ص۷۱۱)۔

یہ بھی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی ہے۔

دیو بندی نماز:

مقلد مفتی محمد عبدالغنی دیو بندی فرماتے ہیں

سلطان محمود غزنوی کو حدیث سننے کا بہت شوق تھا اس لئے ایک عالم کو مقرر کر رکھا تھا جو ان کو حدیث سنایا کرتے اب یا تو سنانے والے عالم شافعی المسلک تھے یا کتاب شوافع کی تھی اس لئے زیادہ احادیث شوافع کے موافق آتیں سلطان محمود حنفی تھے، یہ دیکھ کر کہ احادیث میرے سامنے زیادہ تر شوافع کی مؤید آرہی ہیں حنفیہ کے خلاف ہیں طبعیت پریشان ہوئی دونوں طرف کے علماء سے مناظرہ کرایا طے یہ ہوا کہ سلطان کو اختیار ہوگا جس مسلک کو چاہیں پسند کرلیں اس کام کے لئے قفال مروزی طے ہوئے انہوں نے پہلے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کے موافق دو رکعت اس طرح پڑھیں کہ پہلے کتا منگایا اس کو ذبح کرکے اس کی کھال اتاری اور اس کو ستر عورت کے لئے استعمال کیا پھر نبیذ تمر سے وضو کیا جس میں نہ استقبال قبلہ کی رعایت کی نہ بسم اللہ پڑھی نہ نیت کی نہ ترتیب کی رعایت کی اس کے بعد کھڑے ہوئے اور تکبیر تحریمہ اس طرح فارسی میں کہی کہ خدا بزرگ تراست اس کے بعد قرأت بھی فارسی میں کہ وہ بھی بقدر ایک آیت دو باغ سبز (مدھامتان، کا ترجمہ) اس کے بعد فوراً رکوع کیا نہ اس میں تسبیح پڑھی